رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول

نانک قدرت دیکھکر خود یگئی سب بھول

یھدی الی اللہ لنورہ من یشاء

ضوابط

مقاصد

اخبار

قادیان دارالامان سے ہر پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے

(۱) یہ پرچہ مہینہ میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ عہ۔ ششماہی عہ، واعظین اور طلباء سے عہ، پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

۱۵ مارچ ۱۹۱۲ء

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) اسلامیات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ فی خواہی سیکھ قوم میں بانانک رح جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۳ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار وڈوان | نمبر ۱۲

زنبیل

گذشتہ جنگ مقام بنغازی میں ایک سخت رن پڑا۔ ایطالیوں نے بڑی بھاری شکست پائی۔ اور ایکہزار پانسو ساٹھ مقتول چھوڑکر بیحد نقصانات کے ساتھ پسپا ہو گئے۔ ایطالی مقتولین میں آٹھ افسر تھے۔ ۴۰ آدمی ترکوں کے شہید ہوئے

ایک ایطالی پلٹن نے مقام خمس (طرابلس الغرب) سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا اور ابھی یہ ایک کیلو میٹر بھی نہیں بڑھنے پائی تھی کہ ترکی اور عرب سپاہیوں نے اسکو چار و نطرف سے نرغہ میں لیکر دن بھر سخت جنگ کی اگرچہ ایطالی سپاہ حوصلہ کرکے خوب لڑی مگر دوران جنگ میں کئی بار پسپا ہونے پر مجبور ہوتے ہوتے آخر کار ایسی بدحواس اور بے ترتیب ہوکر بھاگی کہ ہتھیار تک پھینک دیئے۔ ۵۰ مقتول میدان میں چھوڑے۔ اور زخمی ان کے علاوہ تھے۔ ایک پوری کمپنی جو خالی مکانوں میں پناہ گیر ہوئی تھی زندہ گرفتار کرلی گئی۔ اور بہت سا مال غنیمت از قسم اسلحہ و گولی و بارود کا ترکوں کے ہاتھ آیا۔ ترکی سپاہ کے ۳۷ مجروح اور ۱۵ مقتول ہوئے جنمیں ایک بچہ اور عورت بھی شامل تھے

ایطالی سپاہ طرابلس سے نکلکر موضع قرقارش کی طرف بڑھی اور ترکی سپاہ نے نہایت عزم و استقلال سے مقابلہ کرکے غنیم کا منہ پھیر دیا۔ اسکو عظیم اور سخت نقصان پہنچاکر شرمناک شکست دی۔

عثمانیوں اور عرب نے بنغازی کے اگلے ایطالی مورچوں پر حملہ کیا فوج کی کمان بجائے ارکان حرب عزیز بک علی مصری کر رہا تھا۔ ایطالی توپوں نے زور شور سے آگ اگلنے کا تار باندھ دیا۔ مگر عثمانیوں کو اس سے کچھ بھی ضرر نہ پہنچا۔ لڑائی بڑی دیر تک رہی۔ اور اس کا انجام عثمانیوں کی فتح پر ہوا۔ اس جنگ میں ۴۰۰ ایطالی کھیت رہے۔ ترکوں نے گولی بارود کی کثیر مقدار غنیمت میں پائی۔

بنغازی کی مذکورہ بالا جنگ تین دن تک رہی۔ بہت سے نامور ایطالی افسروں کا کام آنا پایۂ ثبوت کو پہنچا ہے۔ ازانجملہ ایک باریازی ادوارد نامی بڑا افسر تھا جو اٹلی کے شہر ٹورینو کے جنگی کالج کا پروفیسر بھی تھا۔ اور اطالوی سپاہ کے ۹، دیں کالم کا کمانڈر دسہزار اطالیوں نے مقام خمس کے عربوں پر حملہ کیا۔ عثمانیوں نے بڑی دلیری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور شام تک لڑائی جاری رہی۔ دونوں لشکر باہم گتھ گئے۔ اور دست بدست خنجر و شمشیر کی لڑائی ہوتی رہی۔ انجام کار اطالی پسپا ہوئے۔

ایک اور پیام ہے کہ عثمانیوں نے۔ بنغازی۔ درنہ اور طبروق ہر سہ مقامات کی اطالی سپاہ تک پانی کا پہنچنا بالکل بند کردیا ہے۔

قرقریش کے نخلستان کے روبرو جو لڑائی ہوئی ہے اس میں بہت سامان غنیمت عربوں کو ملا ہے یہ اسباب غنیمت اونٹوں پر لاد کر کمپ میں لایا گیا۔ بہت سی مقدار جو کئی دن کے لئے ہزاروں

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

صرف عاشقانِ قرآن مجید اور طالبانِ فرقان حمید کیلئے

KHILAFAT LIBRARY

رعائت

جیبی مسترجم حمائل شریف قطع ۱۲

(۱) طول ۵ - انچ - عرض ۳ - انچ

(۲) نصف صفحہ عربی - نصف ترجمہ

(۳) پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ شامل ہے۔

(۴) عربی اور ترجمہ میں آیات کے نمبر سورت وار دیئے گئے ہیں۔

(۵) لکھائی چھپائی عمدہ - جلد مضبوط اور نفیس۔

(۶) ایسی حمائل شریف نہ ابتک طبع ہوئی نہ ہو رہی ہے۔

قیمت بجلد اصلی بیاں رعائتی ۱۰ھ

پنج گنج الٰہی یا موتیوں کی لڑی - قرآن مجید کی آخری

۵ سورتوں کی تفسیر معہ ترجمہ جلی قلم لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے لاجواب قیمت ۸/

قیمت ۸/

جیبی مسترجم اوراد عشرہ قطع ۴۴

(۱) قرآنی دعائیں - (۲) اوراد فتحیہ (۳) دعا مغنی (۴) دعائے گنج العرش

(۵) قصیدہ بردہ (۶) قصیدہ غوثیہ (۷) درود مستغاث (۸) کبریت احمر

(۹) بزرگان دین کی عربی دعائیں (۱۰) متفرق دعائیں۔

قیمت مجلد اصلی ۱۰ھ رعائتی ۸/

پارہ اوّل مترجم بسنہ تراجم

انگریزی - اردو - فارسی - قیمت ۱۲/

جیبی پنجسورہ مترجم مجلد قیمت ۶/

المشتہر - میاں فیض علی - مالک و مہتمم پنجاب پریس

شہر سیالکوٹ -

رومال اور رومی ٹوپیاں

مشہور و معروف نمونہ نمبر ۱ کی

عمدہ بافتہ - ۲ انچ چوڑے ۱۰۰ گز تھان قیمت اصلی ۱۰ھ رعائتی

جس میں ٹکڑے کئے بغیر ۲۰ رومال نکلتے ہیں قیمت ۱۲/

یہ تھان بھادیا تھا آئی ہیں کسی شخص کو مطالعہ کا شوق ہو بھاس سکے پتہ

میں خواہش بار تالے اور اسلامی تلوار کے کارنامے ظاہر ہوتے ہیں۔

درباریِ روس

مولوی غلام قادر صاحب فصیح مشہور معروف ناولسٹ و مشہور بن کی آخر

قدیم تصنیف ۲ جلدیں قیمت اصلی ۱۰ھ رعائتی ۸ھ

یہ ایک تاریخی ناول ہے جو روس کے زمانہ میں اسکے زبان میں لکھے گئے

نہایت پاکیزہ اور شستہ اردو زبان میں اعلےٰ تصنیف ہے۔

اخلاق محسنی قیمت رعائتی ۸/

یہ ایک اخلاقی ناول ہے ایک حلیم الطبع رئیس کی مصائب میں گرفتار ہو کر

خصومت کو بھلائے رکھنا۔

غدار سر براہ

بڑی اور دلکش انجام ایک عجیب پیرائے میں قیمت ۶/

بدکنڈی کی شہزادی

شہزادی کا استقلال

جان مارے طمانچہ

ایک خط ناک غلط فہمی قیمت ۸/

المشتہر فیض علی پنجاب پریس سیالکوٹ شہر

KHILAFAT LIBRARY

سمجھا لو اک ذرا اپنی زبان کو ہماری مُنھ میں بھی آخر زبان ہے

پنڈت دیانند جی

نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۸۶ پر لکھا ہے کہ قرآن شریف میں فضول قصّے ہیں اور کہ ایک ایک بات کو بار بار دوہرایا گیا ہے جو فصاحت اور بلاغت کے مانع ہے۔ اس لئے قرآن شریف کا یہ دعویٰ کہ وہ فضول قصص سے بری اور فصاحت و بلاغت کی بینظیر کتاب ہے ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور بس ؛

افسوس پنڈت دیانند صاحب اس جہان میں نہیں ہیں ورنہ ہم ان کے سامنے جاکر قرآن شریف کی آیات بینات اور وید کی شُرتیاں رکھتے اور ان سے جواب طلب کرتے کہ فرمائیے صاحب قرآن شریف میں فضول قِصّے ہیں یا وید مقدس میں اور کہ قرآن شریف فصاحت و بلاغت سے عاری ہے یا وید مقدس۔ مگر افسوس کہ پنڈت جی اسوقت ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ مگر پنڈت جی نے جس راستہ کیطرف رہنمائی کی ہے وہ ایک زرکش اور بے تعصب انسان کی نظر میں امن و آشتی سے بہت کچھ دُور ہے یہ ہماری ہی رائے نہیں بلکہ آریہ سماج کے سرکردہ ممبر ہمیشہ لکھیرام جی پلیڈر اخبار بھارت نمبر ۱۲ میں صاف طور سے بدیں الفاظ اسبات کی تصدیق کرتے ہیں :-

"افسوس ہم نے رشی (پنڈت دیانند صاحب سے مراد ہے) کی وفات کے بعد وہ رویہ اختیار کیا جو ہمیں نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ یعنی غیر مذاہب والوں کی تردید ہی تردید کرنا اور انکی کسی بات کو بھی تسلیم نہ کرنا"

آج ہم دیکھتے ہیں کہ کسی آریہ اخبار میں ویدوں کی تعریف ویدوں کا ترجمہ۔ ویدک رشیوں کی لائف وغیرہ کے اشد ضروری مضامین نہیں ہوتے۔ اگر دیکھا جاتا ہے تو یہ کہ قرآن شریف پر بیجا اعتراض۔ الٓمٓ۔ غٓلٓمٓ۔ شٓلٓمٓ حدیثوں سے مسلمانوں کی دل آزاری اور بس ؛ ؛

مسافر آگرہ

تو مسلمانوں کی دل آزاری میں یہانتک بڑھا ہوا ہے کہ اس کا سوائے قرآن شریف پر بیہودہ اعتراضوں کے اور واہی تباہی سے مسلمانوں کے دُکھی دل کو چرکہ لگانے کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے اور وہ اس میں اس قدر دلیر اور بیباک ہوگیا ہے کہ نا ہی تو اُسے گورنمنٹ عالیہ کے قانون کا خوف ہے اور نا ہی اُسے روحانی گورنمنٹ کی سزا کا ڈر جس کی لاٹھی کی آواز نہیں مگر چوٹ بہت سخت ہے بھلا کوئی اس بھلے لوگ سے پوچھے کہ آجتک تو نے وید کے کسی سوکت کا ترجمہ کیا۔ کبھی ویدوں کی خوبی پر بھولے سے بھی کوئی مضمون لکھا کبھی کسی ویدک رشی کی لائف لکھی۔ کبھی سنو سمرتی پر کوئی مضمون لکھا؟ تو سوائے اس کے کہ مسافر آگرہ کو نادم ہوکر گریبان میں مُنھ ڈالنا پڑے اور کچھ جواب نہیں آئیگا۔

اگر یہ پوچھا جاوے کہ آجتک تم نے ہندوستان کی سات کروڑ مسلم رعایا کے دلوں کو کسقدر مجروح کیا تو اس کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں اس کے اخبار کے کالم ملاحظہ کرو۔ جس میں "فسانہ اسلام" "اسلام کا خدا" "قرآن شریف فصاحت و بلاغت سے عاری" وغیرہ پایہ تہذیب سے گرے ہوئے اشتعال انگیز مضامین سے

مسافر آگرہ کی معقولیت

اور اتی سیا پادگے وہ آدمی جو واقعات پر بحث کرے اور اپنے دعوے کے لئے کوئی دلیل بھی دے تو ایسے شخص کے اعتراضوں سے رنج پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس کی طبیعت کا تقاضا، حق و حکمت کی ٹوہ اور کنہہ کو چاہتا ہے۔ مگر ایسے لوگ جن کی تمام کوششیں صرف کسی خاص گروہ کی مذہبی فیلنگز کو صدمہ پہنچانے کے درپے ہوں اور انھیں اس گروہ اور ملت کے اچھے سے اچھے کام میں بھی خدا واسطہ کی دشمنی ہو ایسے لوگوں کا فعل نہ صرف افسوس دہ بلکہ قابل گرفت ہے۔ مسافر آگرہ کی طرز تحریر اس بات کی بیّن گواہ ہے۔ اس کا دعویٰ کبھی قال اللہ اور قال الرسول پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ محض الٓمٓ غٓلٓمٓ بلم شٓلٓمٓ روایات پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ جن احادیث کو نہ صرف علماء اسلامی ہی معتبر سمجھتے ہیں بلکہ عام مسلمانوں کے طرز عمل میں بھی ان کا نشان نہیں پایا جاتا۔ تو پھر ایسی الٓمٓ غٓلٓمٓ بلم شٓلٓمٓ احادیث سے خواہ مخواہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنی خدا واسطہ کا دل دکھاوہ نہیں تو اور کیا ہے۔

کیا مسلمانوں کے ہاتھ میں قلم نہیں

اب یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر صورت حال یہ ہے تو کیا مسلمانوں کے ہاتھ میں قلم نہیں ہے جس کے ذریعہ سے وہ ایسے بیجا حملوں کا ناطقہ بند کردیں۔ کیوں نہیں مسلمانوں کے مُنھ میں زبان اور ہاتھ میں قلم ضرور ہے۔ اگر وہ چاہیں تو رامائن کے اوٹ پٹانگ قصّوں۔ مہابھارت اور گرنتھ پُران اور شو پُران کی سراپا تمسخر آمیز باتوں نے ان لوگوں کا ایسا ناک میں دم کرسکتے ہیں جو سُنکر سوائے اس کے کہ یہ لوگ ان کتابوں سے انکاری ہونیکے پیٹنٹ جواب کی پناہ ڈھونڈھیں اور کوئی جواب نہیں دے سکینگے مگر مسلمان ہرگز ہرگز اس بات کے روادار نہیں کہ وہ ایک یا دوسری وجہ سے محرک ہوکر باہمی ناچاقی اور پھوٹ کا بیج بوویں کیونکہ یہ فعل نہ تو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو جو دل و جان سے امن عامہ کی خواہشمند ہے خوشی کا موجب ہوسکتا ہے اور نہ ہی اُس احکم الحاکمین جس کے سامنے ہم سب نے ایک روز ہونا ہے کی خوشنودی کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ سو ایسے فعل کے ارتکاب سے جس سے نہ تو گورنمنٹ عالیہ ہی خوش ہوسکتی اور نہ وہ احکم الحاکمین ہی خوش ہوسکتا ہے جس کی لاٹھی کی آواز نہیں مگر چوٹ بڑی سخت ہے تو ایسے گناہ بے لذت کے سہیڑنے سے کیا فائدہ۔

یہی وجہ ہے کہ آجتک مسلمان اس ناروا فعل سے اجتناب کرتے رہے البتہ ڈیفنس کے لئے جس کیواسطے ہمیں گورنمنٹ عالیہ بھی اجازت دیتی ہے اور وہ احکم الحاکمین بھی منع نہیں کرتا اس کے لئے مسلمانوں کو بجبور قلم اُٹھانا پڑا ہے۔ سو آج ہم بھی اس مقصد

KHILAFAT LIBRARY

کے لئے اپنے قلم کو جنبش دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے ہم مسافر آگرہ کی **اتم غلم بلم شلم** سدایات وغیرہ کیطرح گرنتھ پران اور شو پران کے استخر آمیز تقصص کی پناہ نہیں لینگے بلکہ ہمارے دعوی کی دلیل وید منتر ہونگے۔ مسافر آگرہ کی تحریرات تو ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ اُسے منہ لگایا جاوے کیونکہ اس کے اعتراض **قال اللہ قال الرسول** کو لئے ہوئے نہیں ہوتے البتہ اوٹ پٹانگ باتوں کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں کو دکھانا ہوتا ہے۔ سو ایسے شخص کی تحریرات کا جواب دینا خواہ مخواہ اس کے اشتعال انگیز باتوں کو انھوں نے وقعت دینا ہے۔ ہاں البتہ

پنڈت دیانند کا اعتراض

پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۵۶۴ میں جو اپنی دانست میں قرآن شریف پر بہت بھاری اعتراض کیا ہے کہ ایک ایک جملہ کو کمر رسہ کر لانا خلاف فصاحت و بلاغت ہے اور ہنسی کی راہ سے یوں بھی کہدیا کہ شاید خدا کو سہو ہو جاتا ہوگا اس لئے ایک ہی بات کو چند مرتبہ کہدیا۔ اور ان کی تقلید سے دوسرے آریوں نے بھی اسپر بڑا زور دیا۔ چونکہ پنڈت دیانند جی تو اس وقت ہمارے سامنے نہیں جس سے ہم اس کا جواب طلب کریں البتہ

فصاحت و بلاغت کا معیار کیا ہے

پنڈت دیانند جی کے سرگرم چیلے مسافر آگرہ آریہ مسافر جالندھر پنڈت رشنانند وغیرہ اسوقت ہمارے سامنے ہیں ہم اُن سے اس کا جواب طلب کرتے ہیں کہ وہ ازراہ کرم کوئی فصاحت و بلاغت کا معیار قائم کریں مگر اس کی شہادت یا دلیل وید سے دیں

پنڈت دیانند کے اعتراض کا جواب

پنڈت دیانند کا سورۃ قمر پر یہ اعتراض ہے کہ وہاں ایک بات کو بار بار کیوں دہرایا ہے۔ مگر پنڈت جی کو یہ علم نہیں کہ ایک بات کو اک سے زیادہ بار لانے سے اس کے نتائج یا واقعات بھی الگ الگ ہی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی نے خود قرآن شریف نہیں پڑھا جیسا کہ اُن کی اردو فارسی۔ عربی کی عدم علمیت سے ظاہر ہے البتہ سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیا۔ اس لئے ہم پنڈت دیانند صاحب کے اُس اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ اگرچہ پنڈت جی ہمارے سامنے نہیں۔ مگر اُمید کہ کسی دوسرے حق جو طبیعت رکھنے والے انسان کی تسلی ضرور ہو جاویگی۔ سورہ قمر میں **لقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر** چار مرتبہ چار بڑے بھاری واقعوں کے بیان کرنے کے بعد آیا ہے۔ جن میں سے ایک **نوح علیہ السلام** کی قوم کا طوفان سے تباہ ہونا دوسرے قوم عاد کا تند ہوا سے ہلاک ہونا تیسرے قوم ثمود کا ایک چیخ سے ہلاک ہونا چوتھے **لوط علیہ السلام** کی قوم کا تختہ اُلٹنے اور پتھر برسنے سے ہلاک ہونا صاف یہ مطلب ہے کہ اُن میں سے ہر ایک قصہ اس قابل ہے کہ اس میں غور کر کے عبرت حاصل کرو یا اس سے آنکھیں کھولو۔ عبرت و نصیحت کے رقعہ میں تو تکرار الفاظ عین حسن و خوبی ہے اور اسی طرح سورۃ الرحمن میں آیت **فبای آلاء ربکما تکذبٰن** اور سورہ مرسلات میں آیت **ویل یومئذ للمکذبین** بار بار لانا بھی اپنی بیشمار نعمتوں کے اظہار کرنے اور اپنے طرح طرح کے عذاب سے ڈرانے کے لئے ہے تاکہ ان آیات کو بار بار پڑھ کر یا سنکر از سر نو متنبہ و ہوشیار ہوں اور اپنے مالک کے احسانوں و نعمتوں کو ہر وقت یاد رکھیں ؛ پنڈت دیانند جی نے

ہم الزام اُنکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

وید کی پندرہ سطور میں ایک فقرہ کا پچیس دفعہ تکرار

کسی کے کہنے کہانے پر یا خود بخود اپنے زعم میں قرآن شریف پر جو سب سے بڑا اعتراض کیا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں بعض جملہ دو دو تین تین دفعہ آئے ہیں۔ مگر ہمیں نہایت افسوس سے اس امر کو آشکارا کرنا پڑتا ہے کہ سوامی جی دوسرے کے تنکے پر انگشت نمائی کرتے ہوئے خود اپنے آنکھ کے شہتیر کو بھول گئے۔ اور سوامی جی سے یہ ایک ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے جس نے ان کی تمام علمیت و فضیلت سے پردہ اُٹھا دیا۔ افسوس ہے کہ معترض صاحب نے اپنے وید مقدس کو نہ دیکھا کہ وہاں کیا حال ہے اور کیا نور برس رہا ہے۔ یعنی یجروید باب ۲۷ کے شروع میں یعنی اول شعر سے دسویں شعر تک ایک رچا یعنی مصرعہ ۲۵ مرتبہ آیا ہے حالانکہ اس مصرعہ میں نہ تو کوئی نصیحت و عبرت کی بات ہے نہ کسی نعمت و انعام کا تذکرہ ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں **مکھائی تو امکھے تواشیر مشتو** جس کا ترجمہ یہ ہے منھ کے لئے تجھکو مکھ کیلئے تجھکو سر کے لئے "اب انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ یہ کیسا مہمل مضمون ہے اور اگر اس کی وجہ کا بھی لحاظ کیا جائے تاہم کوئی بات پیدا نہیں ہوتی۔ مع بعنی

یجروید کی تفسیر میں اسکا حل

یجروید کی تفسیر میں جس کا نام شتھ پتھ ہے اس کے چودھویں باب اول کے درمیان دوسرے برہمن کی دسویں اور گیارہویں مصرعے میں کہا ہے کہ مہابیر پرمیشور کی تصویر بمبی کی مٹی یا بوہ (خنزیر) کی کریدی ہوئی مٹی سے بنا دے اور اٹھروں وید کے دوسرے حصے تیسری فصل میں ہے کہ پھر یوں کہے کہ اے پرمیشور تو یہاں آکر اس مورت میں براجمان ہو اسوقت یہ مضمون پڑھا جائے منھ کے لئے تجھکو مکھ کے لئے تجھکو سر کے لئے۔ اس سے اول تو بت پرستی دوسرے مہمل مضامین تیسرے مہمل مضامین کا ایک ہی موقعہ میں بہت دفعہ کہنا وید کی تعلیم میں ہے۔ اسی طرح رگوید حصہ

رگوید میں ایک فقرہ ایک سخت میں اُنیس دفعہ آیا ہے

اول یعنی فصل ۹۰ سے لیکر آخر تک یہ رچا یعنی مصرعہ اُنیس دفعہ آیا ہے **تنو منترہ**

KHILAFAT LIBRARY

ورونو مہنہ بدستی سندھو داوتدوہ

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "ایسا ہو کہ وہ متر اور ورون اور ادیتی اور زمین اور سمندر اور اکاش ہمارے من کی نمنا پوری کریں"

اب دیکھنا چاہیئے کہ سمندر زمین و آسمان وغیرہ سب مخلوق ہیں اور مخلوق کی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا صاف شرک ہے۔ پھر ایک تو شرک دوسرے اسکو بار بار کہنا۔ ایشور کے گیان سے بعید ہے۔ مگر افسوس کہ جن کی مذہبی مقدس کتاب مخلوق پرستی پر اس قدر زور دیتی ہو وہ قرآن مجید پر اعتراض کرنے چلے ہیں۔ قرآن پاک پر ہنسی کرنے سے وید کی یہ حقیقت کھلی۔ ع

ہم الزام اُنکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

ایجاد بندہ

پنڈت دیانند صاحب نے یہ ایجاد بندہ کی ہے کہ زمین و آسمان دریا آگ پتھر خاک دھول سب خدا کے نام ہیں۔ سو ان باتوں سے کام نہیں چل سکتا۔ جب تک وید سے ثابت نہ کردیں کہ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ سو یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ پنڈت جی نے یہ جرأت اس خیال پر کی ہے کہ وید کو جب ہندو ہی نہیں جانتے تو مسلمان کہاں سے جان لینگے۔ آؤ جو چاہو سو کہو۔ یوں نہ جانا کہ قرآن شریف پر اتہام لگانے سے مسلمانوں کو ضرور جوش آئیگا اور وہ وید کا بھید ٹٹول لینگے۔ چنانچہ آریہ لوگوں کی تعلی اور شیخی پر بعض مسلمانوں کو خیال آیا کہ آؤ دیکھیں تو سہی وید کا کیا حال ہے۔ وہاں ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے چاروں ویدوں میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ پرمیشور کے نام ہیں اور تمام ویدوں میں اول سے آخر تک توحید کا کہیں پتہ نہیں۔ جائز ناجائز کی تفصیل نہیں۔ عبادت کے احکام نہیں معاملات کے فیصلے نہیں۔ جن کی اپنی کتابوں کی یہ حالت ہو تو کیا ان کی بھی یہ جرأت پڑ سکتی ہے کہ وہ قرآن شریف جیسی مقدس اور اطہر کتاب پر حرف رکھ سکیں۔ ہم آجتک آریہ دوستوں کا منہ دیکھتے رہے کہ یہ آج نہیں کل۔ کل نہیں پرسوں خود بخود خاموش ہو جاوینگے۔ مگر ہماری اُمید "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئی۔ تو اس لئے محض ڈیفنس کے واسطے ہمیں اپنے قلم کو قط لگانا پڑا ہے۔ ہم اب بھی اپنے آریہ دوستوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ لِلّٰہ خواہ مخواہ مسلمانوں کی دل آزاری اور دل شکنی کو چھوڑ دیں کیونکہ اس سے سوائے باہمی آزردگی اور کشیدگی کے اور کچھ حاصل نہیں۔ اور باہمی آزردگی اور تنفر سے تو نہ ہی عقلمند خوش ہو سکتے ہیں اور نہ ہی قادر ذوالجلال جسکے سامنے ہم نے اور تم نے ایک روز جانا ہے خوش ہو سکتا ہے۔ البتہ چھٹ بھیئے لوگ ضرور خوش ہونگے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے عارضی جذبات کی جولانیاں صرف دُنیا کی چند روزہ زندگی کے لئے ایسے اخبار نویسوں کے خوش کرنے کے سامان پیدا کر دیں۔ مگر اس سے کیا حاصل جبکہ نہ عاقل خوش اور نہ ہی خدا خوش۔ ہم مکرر آریہ دوستوں کی خدمت میں نہایت دردِ دل کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ بجائے دوسروں پر حملہ کرنیکے ویدوں کے تراجم اور ویدک رشیوں کی لائف اور کرشن اور رامچندر جیسے مہاپرشوں کے جیون چرتر لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ جس کی قوم اور ملک کو اشد ضرورت ہے مگر ہمارے آریہ دوست نہ سمجھے اور برابر اسلام اور قرآن شریف پر لغو اعتراض کرتے گئے تو پھر ہمیں بھی مجبور سمجھیں کیونکہ ہمارے ہاتھ میں بھی قلم ہے۔ ہماری میز پر بھی۔ وید پران رامائن۔ مہابھارت۔ دیانندی بھاش۔ بھے دتی بھاشیہ۔ ستیارتھ پرکاش وغیرہ پڑے ہوئے ہیں۔

مسلمانوں کا مشیر

اخبار المشیر ہے جو اُن کے ملکی اور قومی حقوق کا محافظ۔ اُن کی تمدنی برائیوں کا مصلح اُن کی تعلیم کا حامی اُن میں اتحادی زندگی اور علمی اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنیوالا ملک بھر میں اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے قیمت تین روپیہ سالانہ المعلن منیجر اخبار المشیر مراد آباد

نوٹ بکات رائیں

کیا سکھ ہندو ہیں؟ ہندو لفظ کی تعریف ایک ہندو گریجویٹ کی قلم سے

آجکل آریہ دوستوں کو یہ دھت لگی ہوئی ہے کہ ہم کسی نہ کسیطرح سکھوں کو ہندو ثابت کر دکھائیں چنانچہ آریہ گزٹ کے ایک گریجویٹ نامہ نگار نے آریہ گزٹ نمبر ۷ صفحہ ۱۴ میں سکھوں کو ہندو ظاہر کرنے کے لئے حسب ذیل امور پر روشنی ڈالی ہے۔ (۱) کیا کبھی سکھوں کی لڑائیاں ہندوؤں سے ہوئیں۔ (۲) سکھوں میں گوشت کھانا جائز نہیں۔

اول معلوم ہوتا ہے کہ گریجویٹ نامہ نگار سکھ ہسٹری اور مذہبی معلومات سے بالکل کورا ہے۔ ورنہ یہ امر ایک اور ایک دو کی طرح ظاہر ہے کہ یہانتک ہسٹری اور تاریخ کا سوال ہے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ ہندوؤں نے سکھ گوروؤں کے ساتھ ایسے سلوک نہیں کئے جس پر ہندو جاتی ناز یا فخر کر سکے۔ چندو لال کے گورو ارجن دیو کے ساتھ منظم اور گورو گوبند سنگھ کی ابتدائی لڑائیاں ہندو راجاؤں کیساتھ ہوتی رہیں۔ ہاں یہ ایک الگ سوال ہے کہ ہم ان کے قصوں کو درمیان میں نہ لائیں وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی انکے اعمال انکے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہم اپنی کھیتی میں غیروں کے کانٹے کیوں بوئیں اور باقی شق دوم کے متعلق کہ سکھ گوشت نہیں کھاتے ہم حیران ہیں کہ

گیا گوشتخوری ہندو دھرم کا معیار ہو سکتا ہے

کیا گوشتخوری ہندو دھرم کا معیار یا کسوٹی ہو سکتی ہے دراصل عقلاء کے نزدیک ہندو سیکٹ یا دھرم کے پرکھنے کے لئے ہمیں ان اصولات یا معیار کو مدنظر رکھنا چاہیئے (۱) وید سمرتی۔ پُران کا عقیدہ (۲) اوتار کا عقیدہ (۳) دیوی دیوتا کا عقیدہ (۴) موتی پوجا کا عقیدہ (۵) یگیہ ہون کا عقیدہ (۶) زنار بندی کا عقیدہ (۷) (۸) گؤ رکھشا کا عقیدہ (۹) تناسخ کا عقیدہ وغیرہ وغیرہ۔ مگر گریجویٹ صاحب ہندو دھرم

KHILAFAT LIBRARY

کے ان مسلمہ اصولوں سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہوئے۔ صرف گوشت خوری کے فروعی مسئلہ کے ذریعے ہندو اور غیر ہندو کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ گویا آریہ گرمکھ گریجویٹ نامہ نگار کے نزدیک گوشتخوری کا عدم جواز ہندو دھرم کیلئے ایک کسوٹی اور فیصلہ کن امر ہے خیر ہم اس کے لئے بھی حاضر ہیں اور گریجویٹ صاحب کے پیش کردہ اصول یا کسوٹی پر سکھ دھرم کو پرکھتے ہیں :۔

سکھ دھرم اور گوشتخوری

جس قدر بہادر قومیں ہیں وہ سب کی سب گوشت خور ہیں تو پھر بھلا سکھ قوم جو ہندوستان کی بہادر اقوام میں سے ایک چیدہ قوم ہے کیسے ہو سکتا تھا کہ اُن کے ہاں گوشت خوری کی ممانعت ہو ہم اس کے لئے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں نہیں مارتے بلکہ اپنے دعوی کی دلیل سکھ ہسٹری پہلا حصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی کے ۹۰ صفحہ کیطرف گریجویٹ صاحب کی توجہ کو کھینچتے ہیں۔ اور ہم اس صفحہ کی عبارت کو بغیر کسی قسم کے حاشیہ کے من وعن اس جگہ درج کر دیتے ہیں اب عاقل خود فیصلہ کر لیں کہ سکھ دھرم میں گوشتخوری جائز ہے یا نہیں ۔

"جب باوا نانک جی کورو کھیتر (ہندوؤں کا مقدس ترین تیرتھ) گئے تو عین گرہن کے سمے (وقت) مانس (گوشت) رِنّنا (پکانا) دھر دیا اور کچھ چیلیاں (مریدوں میں) وچ بٹوایا (تقسیم کیا) جس سے سب لوگ بابے (گورو نانک جی مہاراج) دے گرو دے آہوے اور بڑا رولا پیا (شور ہوا) جتنے منہ اُتنی بہا کھیا ہوئی (کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا) اس ویلے (وقت) بابے نانک جی جیسے نر بھے (نڈر) اور شکتی والے (طاقت ور) پرش (آدمی) کا ہی کام تھا جو متر اور کرودھ اگنی نال (غصہ میں) تپے ہوئے ہزاروں انسانوں کو اپنے بچن روپی امرت کی برکھا کر کے (نرم کلامی سے) شانت کیا

گوشتخوری کے متعلق باوا نانک جی کا کورو کھیتر میں ایک پنڈت سے مباحثہ

نانو نامی پنڈت نے باوا نانک جی سے سوال کیا کہ تم عین سورج گرہن کے وقت گوشت کیوں پکا رہے ہو۔ تس پر باوا نانک جی نے یہ شبد کہا

ملار محلہ ۱

پہلا ماسو نیا ماسے اندر واس
جی اُوپائے ماس میں ملیا ہڈ چم تن ماس
ماسوں باہر کڈھیا ماں ماس گراس
منہ ماسے کا جیبھا ماسے کی تا اندر ماس
وڈا ہویا ویا گھر لایا ماس
ماسو ہی ماس اوپجے ماسو سبھے ساک
گینڈا مار ہوم جگ کیئے دیوتیاں کی بانی
ماس پرانی ماس کیتیں جو جگ ماس کمانی
ماسو نے ماسو جمے ہم ماسے کے بھانڈے
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہیں چتر کہاوے پانڈے

مطلب ۔ باوا نانک صاحب نے کورکھیتر کے پنڈت صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا اے پانڈے جو تو اس قدر دیدہ دلیری سے گوشت سے انکار کر رہا ہے پہلے ماس کے ذریعہ پیدائش ہوئی اور پھر گوشت کے اندر رہا۔ اور پھر یہ سارا بدن بھی گوشت کا ہی ہے اور پھر جب انسان ماتا کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو سب سے پہلے پستاں کے ذریعہ جو خوراک حاصل کرتا ہے پستاں بھی گوشت ہی ہے مُنہ بھی گوشت ہے زبان بھی گوشت ہے اور انسان بھی گوشت کا ہی بچہ پستاں۔ جس سے انسان پیدا ہوتے ہی اپنی خوراک حاصل کرتا ہے وہ بھی گوشت ہی ہے۔ پھر باوا نانک جی پنڈت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گینڈا مار کر دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے تو ہون کیا جاتا ہے اور پھر لوگوں کو دکھلانے کے لئے گوشت کے عدم جواز پر بحث کرنے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں۔ گیان کی بات تو جانتے نہیں مگر اپنے آپ کو بڑا عقلمند ظاہر کرتے ہیں۔

اب باوا نانک جی کے شلوکوں کا مطلب صاف ہے جس کا دل چاہے تاریخ گورو خالصہ حصہ اول گورمکھی کے ۹۰ صفحہ پر دیکھ لے۔ کیا گریجویٹ صاحب کو اب اپنے ڈھول کا پول معلوم ہوا یا نہیں؟

مسلمان اخبار نویس آرین اخبار نویسوں کا تبر کی جواب کیوں نہیں دیتے

چند دنوں کی بات ہے کہ ایک عمر رسیدہ بزرگ مسافر آگرہ کا پرچہ ہاتھ میں لیکر ایڈیٹر نور کے پاس آئے۔ اور پرچہ دکھلا کر فرمانے لگے کہ دیکھو مسافر آگرہ نے کس طرح اسلام اور بانی اسلام کی ذات والا صفات پر زہر اُگلا ہے کیا آپ اس کا جواب نہیں لکھینگے۔ اگرچہ مسافر آگرہ کی اس دلخراش از سر تا پا کذب بیانی کو پڑھ کر میرے دل کو سخت ٹھیس لگی مگر میں نے انھیں تجاہل عارفانہ سے یہ جواب دیا

"ہاں یہ لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں"

بزرگ "آپ نے میری بات کو یونہی ٹالدیا معلوم ہوتا ہے آپ میں رگ حمیت نہیں"۔

میں "رگ حمیت تو ضرور ہے مگر تلوار ہمیشہ بازو کے زور پر چلا کرتی ہے"۔

بزرگ "تو کیا آرین اخبار نویسوں کے بازو میں زور ہے اور مسلمان اخبار نویسوں کے بازو میں نہیں۔

میں "اس کا جواب تجربہ دے رہا ہے میرے بتلانے کی ضرورت نہیں"

بزرگ "وہ کیسے؟ آپ کھول کر بیان کریں ان الجھنوں کو میں نہیں سمجھ سکتا۔

میں ۔ مسافر آگرہ کا سرورق دکھلا کر "دیکھئے اس میں جلی حروف سے لکھا ہوا ہے (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے تمام اخبارات سے زیادہ چھپنے والا اخبار) اور شاید آپکو معلوم ہوگا کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے مسافر آگرہ کی دو ہزار کی ضمانت ہوئی تھی۔ ایک ماہ کے اندر اندر ہی ضمانت داخل کر کے پھر اُسی طمطراق سے شائع ہو رہا ہے"

بزرگ "تو کیا آپ کی یہ مراد ہے کہ مسلمان اپنے اخبارات کی مدد نہیں کرتے؟"

KHILAFAT LIBRARY

میں "ہاں اس کی نسبت میری کچھ ایسی ہی رائے ہے مسلمانوں میں قومی اخبارات کی مدد کرنے والوں کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ جس طرح آٹے میں نمک

بزرگ "یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ بتلایئے نور کی اشاعت کتنی ہے"

میں "بہت تھوڑی جسکو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے"

بزرگ (آہ میں نے تو سمجھا تھا کہ جسطرح اس اخبار کے مضامین مخالفین میں بھی خاص نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اس کی اشاعت پانچ چھ ہزار ہوگی

میں اس قلیل تعداد سے بھی پرچوں کی ایک خاص تعداد آرین اور سکھوں کے نام مفت بھیجی جاتی ہے

بزرگ تو کیا وہ پرچے آپنے اپنی گرہ سے جاری کئے ہیں یا اعانت ملتی ہے؟

میں (کانوں پر ہاتھ رکھ کر) اعانت کا نام نہ لیجئے ہاں ایسے بہت سے خریدار ہونگے جو عہ کی بجائے صرف مہ ہی چندہ دیتے ہیں

بزرگ یہ سُنکر میرے دل کو سخت صدمہ پہنچا خدا ہمارے حال پر رحم کرے

میں۔ آمین

بزرگ کیا نادھند خریدار تو نہیں ہیں۔ کیونکہ نادہند خریدار اخبارات کے لئے گھُن کے کیڑے ہوتے ہیں۔

میں "جناب کیا عرض کروں بعض مسلم اخبارات تو نادھندگان کی نظر تلطف سے سسکیاں بھر رہے ہیں اور بعض عدم ادخال ضمانت کے سبب ہمیشہ کیلئے رخصت ہو چکے ہیں"۔

بزرگ (آبدیدہ ہوکر) "چاہے کچھ ہی ہو آپ ضرور ان آرین اخبارات کے خصوصاً مسافر آگرہ کے دلخراش مضامین کا دندان شکن جواب دیں

میں دندان شکن کیا ہم تو بفضل خدا منہ شکن جواب بھی دے سکتے ہیں مگر کس برتے پر جو ادیں کل کلوتر کو اگر خدانخواستہ اخبار پر کوئی مصیبت آجائے تو کیا آپ ساتھ دینگے؟

بزرگ (کچھ حیران سا ہوکر) ایسے کام قومی توجہ کو چاہتے ہیں۔ اکیلے دکیلے کا کام نہیں

میں تجربہ شدہ پر تجربہ کرنا نادانی ہے جسقدر مسلم اخبارات پر مصائب پڑے ہیں اہل ملت کا سلوک اُن سے کچھ حوصلہ افزا نہیں رہا بعض تو ہمیشہ کے لئے چل بسے اور کچھ سسکیاں لے رہے ہیں۔

بزرگ (آبدیدہ ہوکر) تاہم کچھ نہ کچھ "امداد تو ضرور ہی کی ہوگی۔

میں "ہاں صرف اتنی کہ جوشیلا تھا۔ ناعاقبت اندیش تھا۔ ناتجربہ کار تھا وغیرہ وغیرہ۔

بزرگ آخر کچھ علاج تو ضرور ہونا چاہیئے۔

میں سوائے اس کے اور کچھ علاج نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع اور خضوع کے ساتھ دعا کریں کہ **اے اللہ تو ہماری بگڑی کو بنا دے**

بزرگ آمین! کہتا ہوا رخصت ہوا۔

آریہ سماج نے کیا سیکھا؟

مہاشہ لکھبیر جی لمیٹڈ جالندھر شہر اخبار بھارت میں لکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہم نے رشی (پنڈت دیانند سے مراد ہے) کے وفات کے بعد وہ رویہ اختیار کیا جو ہمیں نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ یعنی غیر مذہب والوں کی تردید ہی تردید کرنا اور اس کی کسی بات کو بھی تسلیم نہ کرنا" ہم خوش ہیں کہ آریہ سماج میں ایسے آدمی بھی نظر آنے لگے ہیں جو سماج کو سیدھے راستہ پر لانے کی فکر میں ہیں۔ گو ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے مگر پھر بھی شکر ہے اور ایسے آدمیوں کا وجود خواہ وہ کسی جماعت میں ہوں مفید اور بابرکت ہے کیا پرکاش ایڈیٹر کو بھی اسپر غور کرنی چاہیئے۔ "نور"

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی کوشش اکارت نہیں گئی۔

اول اول جب جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا اور اُس میں ویدادر دیگر رشیوں کے ناموں کی عزت کرتے ہوئے ان کے سامنے زندہ خدا اور مکالمہ الٰہی کی ضرورت کو جو حقیقت میں زندہ مذہب کی روح ہے غیر مذاہب کے سامنے پیش کیا اور ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ایسے ازحد مفید لیکچر دیئے تو بعض دوست جنہیں ایک یا دوسری وجہ سے جناب خواجہ صاحب سے شکر رنجی تھی انھوں نے اس کی تردید کے لئے اپنی قلم کو قط لگایا اور اُس نوکدار قلم کی رگڑ سے اگرچہ کبھی کبھی چھوٹے چھوٹے شرارے بھی اُٹھتے رہے مگر صداقت کی باد نسیم نے اُنھیں بہت جلد ذرات عالم میں جذب کر لیا اور چار و لطرف سے جناب خواجہ صاحب کے لیکچر کے لئے مرحبا اور جزاک اللہ کے نعرے بلند ہونے لگے۔ حتیٰ کہ آریہ صاحبان جنہیں اسلام کے ساتھ خدا واسطہ کی دشمنی ہے اُن میں سے بھی بعض ایسے دور اندیش پیدا ہو گئے جنہوں نے خواجہ صاحب کے طرز عمل کو اپنے لئے رہبر سمجھا ماہ مئی سنہ ۱۹۱۱ء کے رسالہ انذر میں ایک آریہ وکیل کا ایک مضمون چھپا تھا۔ جس میں اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی صداقت کی گواہی دی تھی اور اب اخبار بھارت جالندھر میں پلیڈر نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اُنھوں نے مکالمہ الٰہی یا الہام کو مذہب کی روح قرار دیا گویا اس کے بغیر کوئی مذہب زندہ مذہب نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس کی شہادت میں آپ فرماتے ہیں

"دو لوگ کہتے ہیں کہ رشی دیانند مکالمہ الٰہی کا قائل نہ تھا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر رشی دیانند مکالمہ الٰہی کا قائل نہ تھا تو پھر لوگ وید کس مرض کی دوا ہے" (بھارت)

اس میں آریہ وکیل نے پہلے تو مکالمہ الٰہی کو مذہب

کی روح قرار دیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد پنڈت دیانند کو مکالمہ الٰہی کا مورد سمجھا ہے۔ پہلا سوال کہ مکالمہ الٰہی کے بغیر "مذہب مردہ مذہب ہے" بالکل سچی بات ہے اب اس کے بعد انھوں نے پنڈت دیانند کو مکالمہ الٰہی کا مورد قرار دیا ہے۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا پنڈت جی نے اپنی کسی تقریر یا تحریر میں یہ بات ظاہر کی ہے کہ میرے ساتھ مکالمہ الٰہی ہوتا ہے۔ حاشا وکلا! تو بس اب صاف ظاہر ہے کہ جب پنڈت جی نے خود اس بات کا اقرار نہیں کیا تو بھارت کے نامہ نگار کا خواہ مخواہ اس بات کو پنڈت دیانند کے ذمہ ڈالنا گواہ چست مدعی سست والی مثال ہے۔ اور اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ پنڈت دیانند جی کے ساتھ مکالمہ الٰہی نہیں ہوا اور بغیر مکالمہ الٰہی کے مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو کیا بھارت کے نامہ نگار صاحب زندہ مذہب میں شامل ہو کر زندگی حاصل کرینگے یا نہیں

کیا ستیارتھ پرکاش میں کسی کی دل آزاری نہیں ہے

ایڈیٹر اخبار بھارت جالندھر "رشی دیانند کیا تھا؟" کی سرخی دیکر تحریر فرماتے ہیں کہ رشی دیانند نے جو "ستیارتھ پرکاش نامی کتاب تحریر کی ہے اس کتاب میں نا کسی کی دل آزاری اور بے ہی نقصان رسانی مقصود ہے یہ کتاب نسق کی باتوں سے پاک ہے"

اب ہم حیران ہیں کہ کیا ایڈیٹر صاحب بھارت نے یہ نوٹ جاگتے ہوئے لکھا ہے یا سوتے ہوئے

سکھ بھائیو دوست دشمن کو پہچانو

پرکاش میں ہمیں سنگھ سبھا شملہ کے سکرٹری نے بہت کچھ سخت و سست الفاظ سے یاد کیا ہے۔ ہمیں اس بات کا تو افسوس نہیں کہ سنگھ سبھا شملہ کے سکرٹری نے ہمیں ایسے گرم الفاظ سے کیوں یاد کیا ہے کیونکہ ہم سکھ صاحبان کے گرم و سخت الفاظ سننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر سکھ صاحبان ہمیں سخت و سست الفاظ کہکر خوش ہو جائیں تو ہمیں اس میں بھی خوشی ہے۔ کیونکہ آخر سکھ بھی میرے بھائی ہیں اگر میرے بھائی مجھے گالیاں دیکر خوش ہو جائیں تو زہے قسمت! مگر افسوس اس امر کا ہے کہ سکرٹری صاحب سنگھ سبھا شملہ نے ہمیں برا بھلا کہنے کیلئے پرکاش جیسے گرے ہوئے پرچہ کی شرن کیوں لی۔ کیا ہمارے سکھ دوست پرکاش کی پرخاش کو بھول گئے کہ سیالکوٹ اور قصور میں جب سکھوں اور آریوں کے درمیان مباحثہ ہوا تھا تو پرکاش نے سکھوں کو کن الفاظ میں یاد کیا تھا امید کہ ہمارے سکھ بھائی دشمن و دوست کو پہچاننے میں آئندہ دور اندیشی سے کام لینگے۔

ہم کس طرح سمجھیں کہ سکھ گورو ہندو نا تھے؟

مباحثہ قصور میں ہندوؤں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ اگر سکھ گرو ہندو نا تھے تو بتلاؤ کہ سکھ گوروؤں نے کبھی ہندوؤں سے بھی لڑائی کی؟" سکھوں کی طرف سے جواب دیا گیا گورو ارجن دیو جی مہاراج نے شاہزادہ خسرو کو پناہ دی جس کی عوض انھیں چندو لال کیطرف سے وہ ناقابل برداشت تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا کہ الامان الحفیظ۔ سری گورو ہرائے صاحب نے دارا شکوہ کو پناہ دی۔ سری گورو گوبند سنگھ صاحب نے بہادر شاہ کو بڑی بھاری مدد دی۔ سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی پہلی لڑائیاں ہندوؤں سے ہی ہوئیں سکھوں کی طرف سے جنگ ہند و بالکل لاجواب ہو گئے

کیا آریہ سماج کھنڈن چھوڑ دیگی؟

گذشتہ سے پیوستہ سال میں شریمان ماسٹر درگا پرشاد جی نے مفصلات کی سماجوں میں ایک گشتی چٹھی بھیجی تھی جس میں آریہ سماج کے ممبروں سے یہ پلج لینا چاہا تھا (۱) کہ میں کسی پولٹیکل تحریک میں بذریعہ تحریر و تقریر اکٹو پارٹ نہیں لونگا۔ (۲) میں موجودہ الوقت گورنمنٹ کے لئے وفادار رہونگا۔ اب مہاشہ دھرمپال جی اسپر یہ اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ (۳) کہ آریہ سماج کے ممبر دیگر مذاہب کا کھنڈن چھوڑ کر ویدوں کے پرچار پر مجبور کئے جائیں" مہاشہ دھرمپال کا یہ خیال بظاہر تو بہت اچھا ہے، جو صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہنا چاہیئے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ کیا آریہ سماج کے ممبر اسے ماننے کے لئے طیار بھی ہیں۔ کیونکہ ستیارتھ پرکاش کے کھنڈن کے باب ہر وقت ان کے سامنے ہیں اور اس کی موجودگی میں آریہ سماج کا کھنڈن سے تارک ہونا قریب قریب ناممکن بلکہ خیال است و محال است والا معاملہ ہے

ہندوستان کا کمینہ حملہ

ہندوستان کا ایڈیٹر کمینے حملات کے کرنے میں خاص مہارت رکھتا ہے اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ بعض لوگوں نے جنکا رہن سہن بظاہر ہندوؤں کی طرح ہے انھوں نے مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھایا ہے" آگے ہندوستان کا ایڈیٹر مسلمانوں پر یہ کمینہ حملہ کرتا ہے کہ "ہندوستان میں ایسے مسلمانوں کی کافی تعداد ہے جن کے بزرگوں کو مسلمانی تلوار نے جبراً ہندو سے مسلمان بنایا تھا" بھلا اب کوئی اس ہندوؤں کے منہ رو سے پوچھے کہ شمسی ہندو بجز باوجود تمہاری خانہ ساز آغا خانی ہندو رکھشا فنڈ کے بھی دھڑتے نے اپنے آپکو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔ ان کے سر پر کونسی مسلمانی تلوار رکھی ہوئی ہے۔ مگر جن لوگوں نے مسلمانوں کے برخلاف عوام کے جذبات کو بھڑکا کر ہی اپنی پیٹ پوجا کرنی ہو بھلا وہ ایسی دور اندیشی سے کیسے کام لے سکتے ہیں۔

لوز کی نیک شعاری اور آریہ گزٹ کی بے قراری

آریہ گزٹ کے بھولے بھالے ایڈیٹر لالہ دیوان چند۔ ایم۔ اے اپنے اپچھگن کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "لوز میں سکھوں کو آریہ سماج کے خلاف اکسانے اور ان کو مسلمانوں کیساتھ ملاپ کرنے کی تحریریں شائع ہوتی رہتی ہیں چنانچہ اس کے متعلق آریہ گزٹ کے ایم۔ اے ایڈیٹر کے ذہن

KHILAFAT LIBRARY

رسا میں نور کی جو تحریر سکھوں کو آریہ سماج کے برخلاف اُکسانے کے لئے نظر آئی وہ یہ ہے - آریہ گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ "نور کے ایڈیٹر نے اپنے اخبار میں یہ لکھدیا ہے کہ "شملہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے باہمی اسقدر محبت اور اتحاد ہے کہ ان کی اسقدر محبت اور باہمی میل جول کو دیکھ کر سکھوں کے گرو صاحبان اور مسلمان فقراء کے روحانی تعلقات کا نقشہ ایک دفعہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے"

نور کی یہ تحریر ہے، جو کہ ہمارے مہربان آریہ گزٹ کی نظر میں سکھوں کو آریہ سماج کے خلاف اُکسانے کا موجب ثابت ہوئی ہے - اب ہم حیران ہیں کہ آریہ گزٹ کے ایم - اے - ایڈیٹر نے ہماری اس تحریر میں کونسی بات آریوں کے برخلاف اُکسانے کے لئے دیکھی یہاں تو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان محبت و اتحاد کو آشکارا کیا گیا ہے - ہم تو دل و جان سے اس امر کے متمنی ہیں کہ مختلف افراد اور مذاہب میں جو باہمی شکر رنجی اور کشیدگی پائی جاتی ہے وہ دور ہو کر صلح و آشتی سے بدل جاوے اس کے لئے ہماری وہ تحریرات گواہ ہیں جس میں ہم وقتاً فوقتاً آریہ سماج کے لیڈروں کی توجہ اسطرف منعطف کرواتے رہے ہیں کہ وہ خدارا ستیارتھ پرکاش کے اس باب کو جس میں سکھوں مسلمانوں - عیسائیوں وغیرہ کی نسبت کٹھور بچن ہیں نکالدے - اگر ہمارے دل میں خدانخواستہ کچھ میل ہوتی تو ہمیں آریہ سماج کے مستند لیڈروں کی خدمت میں بار بار ایسی اپیلیں کرنے کی کیا ضرورت تھی اُمید کہ اب ہمارا ہمعصر اپنے آنکھ کے شہتیر اور اوروں کے تنکے کو دیکھ لیگا ؛

آریہ گزٹ کے نزدیک باہمی محبت اور اتحاد سے رہنا بھی گناہ ہے

ہم حیران ہیں خدا جانے ہمارے وطنی دوستوں کو کیا ہوگیا ہے کہ انھیں ہندوستان میں رہنے والی دو قوموں کے درمیان اتحاد اور اتفاق ایک آنکھ نہیں بھاتا - ہم نے "نور" کے گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں سکھ دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ لکھا تھا :-

"مسلمان جس عزت و اکرام بھرے الفاظ سے حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتے ہیں وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے - ہم تو سکھ صاحبان کی فراخدلی سے وہی اُمید رکھتے ہیں جس کا نمونہ آپ صاحبوں کے معزز بزرگوں اور حلیم مزاج گوروؤں سے ہمارے پہلے بھائی دیکھ چکے ہیں - غرض پہلے ہمارے بھائیوں نے اُن بزرگوں کے اخلاق علوی کا نمونہ دیکھا اور اب ہم آپ صاحبوں کے اخلاق کا عمدہ نمونہ دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں - جس سے ہمارے درمیان صلحکاری اور مدارات کا مادہ روز بروز ترقی کریگا - محبت اور اتفاق جس کے بغیر دنیوی زندگی کا کچھ بھی لطف نہیں ہے روز بروز زیادت پذیر ہوگی ہمیں سکھ صاحبان کے واجب الاحترام گوروؤں کی بزرگیوں اور عزتوں میں کچھ کلام نہیں"

ہماری اس تحریر کو پڑھ کر ایک چھوٹا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ ہماری یہ تحریر سراسر صلحکاری اور آشتی کو لئے ہوئے ہے - اور اس میں باہم محبت و اتحاد کی ترغیب دی گئی ہے جس کے بغیر دنیاوی زندگی کا کچھ بھی لطف نہیں آتا - بیشک ایک بہی خواہ مخلوق اور خیر طلب انسان ہماری اس تحریر کو پڑھ کر جسقدر بھی خوش ہوتا کم تھا - مگر آریہ گزٹ کے ایم - اے ایڈیٹر کو یہ صلح اور آشتی کی بات ایک آن نہیں بھائی اور پڑھ کر آگ بگولا ہوگیا - چنانچہ اس کے آگے آریہ گزٹ کا ایڈیٹر اپنے سینہ کے دفینہ کو اسطرح نکالتا ہے

آریہ گزٹ کی مثال کی سختی

"سکھوں پر اورنگ زیب اور فرخ سیر کے ظلموں کو سامنے رکھتے ہوئے نور کا ایڈیٹر کس طرح یہ کہہ سکتا ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات خوش ہوسکیں گے"

اگر ہم چاہتے تو ہم بھی آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کیطرح چندولال کے ظلم و تشدد کا حوالجات دیکر دسم گورو مہاراج کے پروہت کی کرتوتوں اور گورو گوبند سنگھ کے ساتھ ہندو اجاؤں کے ظلم اور عہد شکنی اور سفاکی کے حوالجات جس سے سکھ تاریخ لبریز ہے سکھوں کو ہندوؤں کے برخلاف اُکسا سکتے تھے - مگر ہم ایسے ناروا فعل کے ارتکاب سے جو امن عامہ کا مخل ہو ہر وقت اُس قادر مطلق سے پناہ مانگتے ہیں - کیونکہ آخر ہم نے ایک روز اُس احکم الحاکمین کے سامنے ہونا ہے - اس لئے جہاں ہم آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کو یہ مشورہ دینگے کہ آپ سرد شکتیمان ایشور سے ڈر کر آئندہ کے لئے ایک دوسرے کے برخلاف اُکسانے کی ناجائز کوشش سے متنفر رہیں - وہاں ہم دوسری طرف اپنے سکھ بھائیوں کو بھی صلاح دینگے کہ آپ کسیکی باتوں میں آکر اپنے تعلقات کو جو عرصہ سے اتحاد اور محبت کی خوشگوار اُمید کیطرف راغب ہیں کدورت دل میں نہیں لانی چاہیئے کیا آپکو معلوم نہیں کہ جسطرح ایک چنگاری خرمن کو دہکن کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے اسیطرح بعض اوقات چھوٹک ڈلوانے والے کی ایک بات ہی عرصہ کے اتحاد اور محبت میں کشیدگی اور آزردگی کا موجب ہوسکتی ہے - جس سے زندگی وبال جان ہوجاتی ہے -

آریہ گزٹ کی مثال کی سختی کا ازالہ

لاریب ہم اس بات کو بھی افسوس سے لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبوں سے اسلامی حکومتوں نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی امور تھے اور نفسانیت کے تقاضاء سے اُن کی ترقی ہوئی تھی اور دُنیا پرستی نے ایسی نزاعوں کو باہم بہت بڑھا دیا تھا - مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کردیا - ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور

KHILAFAT LIBRARY

آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور وہ لوگ دنیا میں بہت ہی تھوڑے گذرے ہیں جو حکومتوں اور طاقتوں کے وقت میں اپنے غریب شریکوں یا پڑوسیوں پر ظلم نہیں کرتے۔ اور ظاہر یا پوشیدہ عملی حکمتوں سے دوسری ریاستوں کو تباہ اور نیست و نابود کرنا نہیں چاہتے۔ اور ان کے کمزور اور ذلیل کرنے کی فکر میں نہیں رہتے۔ مگر ہر ایک فریق کے نیکدل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لاکر خواہ نخواہ اُن کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی اُن کے اعمال اُن کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں اُن کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اسوجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کام کر چکے ہیں۔ ہاں اگر ہم باوجود اپنی دلی صفائی اور سچائی کے اور باوجود اس کے کہ اپنے غیب داں خدا کے روبرو صادق اور قوموں کے ہمدرد ہوں اور کوئی بد اندیشی اور کھوٹ ہمارے دل میں نہو پھر بھی کھوٹوں اور بد اندیشوں اور مفسدوں میں سے شمار کئے جائیں تو اس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں۔

تو ائے کہ ایں عہد و پیماں کنم ؎ کہ جاں در رہ خلق قرباں کنم
تو ائے کہ سر ہم دریں رہ دہم ؎ دلے بدگماں راچہ درماں کنم

لشکر میں ہاتھی کا نام بدنام

آہ ہم کسیکو اپنا جگر چیر کر تو دکھلا نہیں سکتے "نور" کے صفحات اس امر کے بیّن گواہ ہیں کہ سکھوں کے مقابلہ میں کبھی ہمارا قلم حد اعتدال سے نہیں بڑھا سکھ تو ہمارے گوشت کا پوست ہیں۔ آریہ صاحبان بھی جنکی تصنیفات اور اخبارات میں ہماری جان سے پیارے سردار کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کے نام کو سنکر آج بھی بڑے بڑے شہنشاہ تخت سے اتر پڑتے ہیں۔ کو غلط اور مکروہ دشنام سے یاد کیا جاتا ہے ان کے مقابل بھی ہمارا قلم بفضل خدا بہت محتاط رہا ہے تو بھلا سکھ صاحبان جن کے گورو صاحبان اور بانئے سکھ دھرم حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ہمارے دل میں اتنی ہی عزت ہے جتنی کہ ایک فدائی سکھ دھرم کے دل میں ہو سکتی ہے تو بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ ہم مقدس گوروؤں یا اُنکے حلیم مزاج پیروؤں کے لئے نازیبا لفظ زبان پر لا سکیں۔ حاشا و کلا۔ مگر لقمان حکیم نے کیا خوب کہا ہے کہ اور عوارض اور بیماروں کے تو علاج ہیں اگر نہیں تو "ظن" کا۔ سو اس لاعلاج بیماری کے سبب ہم سکھ صاحبان سے ہمیشہ کڑوے اور کٹھور بچن سنتے رہتے ہیں۔ ہمعصر خالصہ سیوک جس نے گذشتہ سال ہمیں میٹھی اور مزیدار گالیاں دینے کا ایک لمبا سلسلہ اپنے کئی نمبروں میں جاری رکھا تھا۔ جو غالباً ۱۲-۱۳ نمبروں میں برابر نکلتا رہا تھا۔ مگر ہم گالیاں سُنکر دعائیں دیتے رہے۔ کیونکہ خالصہ سیوک کا ایڈیٹر غیب داں نہ تھا اس بیچارے کو کسطرح معلوم ہوتا کہ ہمارے دل میں اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کے لئے کسطرح پر پریم بھرا ہوا ہے۔ اب ہمارے ہمعصر نے بیچارے نور کو اسطرح اپنی قلم کا نشانہ بنایا ہے:-

"کون نہیں جانتا کہ پچھلے دنوں جب سنگھ نانک دیو جی کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے نشچل (سیفائدہ) سعی میں جو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان تھی اس میں ایڈیٹر "نور" کا سب سے پہلا نمبر تھا"

افسوس ہمارے بھائی کو اصلی حالات معلوم نہیں۔ یہ بھی "لاعلاج بیماری بدظنی" کا ہی اثر ہے جس کے ذریعہ ہم وقتاً فوقتاً اپنے بھائیوں کا نشانہ ہوتے رہتے ہیں۔

جب اس مباحثہ کی طیاریاں فریقین کیطرف سے جوش و خروش سے ہو رہی تھیں تو جو "نور" نے نیوٹرلٹی کا اعلان کیا تھا وہ ہم دوبارہ اس جگہ درج کر دیتے ہیں۔

عین جنگ میں نیوٹرلٹی کا اعلان

سکھ پریس اس بات کا شاکی ہے کہ بعض مسلمان ایک چولہ جسے وہ باوا نانک جی کا چولہ کہتے ہیں پہنکر امرتسر کے بازاروں میں اور دربار صاحب میں پھرکر خواہ مخواہ ہمیں اشتعال دلایا۔

ہمیں اپنے معاصرین کی اس شکایت سے پوری پوری ہمدردی ہے کہ خواہ مخواہ الیسا کرکے کسی سوسائٹی کے ممبروں کے جذبات کو کیوں برانگیختہ کیا مگر مشکل یہ ہے کہ کرتے تو ہیں بعض جوشیلے اور غیر ذمہ دار مگر اس کا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے ذمہ دار لوگوں کو۔ شائد اس کے لئے ہمارے دوستوں کے ہاتھ میں یہ دلیل ہو کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اشتہار بازی سے ہمارا ناک میں دم کر دیا۔ اور اس لئے ہم نے مناسب جانا کہ ہم انھیں سری گورو نانک دیو جی کے پوتر اور مطہر چولہ کے درشن کرائیں تاکہ وے اس چولہ کو دیکھکر ہمارے اور اپنے تعلقات پر غور کریں۔ مگر کم از کم "نور" اس امر میں ان دوستوں کا ہم خیال نہیں۔ بفرض محال اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ سکھوں کیطرف سے کچھ زیادتی ہوئی تو کیا ہوا؟ سکھ ہمارے بھائی ہیں۔ آخر ایک بھائی کا دوسرے بھائی پر کچھ حق بھی ہوتا ہے۔ اگر ایک بھائی غصہ میں ہو تو دوسرے بھائی کے لئے خاموشی ضروری ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ممکن ہے۔ شاید یہ سطور پڑھ کر کسی بھائی کو رنج پہنچے مگر میں صاف گو آدمی ہوں سکھوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے اور مذہبی گفتگو کے واسطے آپ بفضل خدا "نور" کو اگلی صف میں پاؤگے۔ مگر اس روش سے "نور" کو قطعی اختلاف ہے۔ "نور" نے خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر یہ بے لاگ رائے ظاہر کر دی ہے آئندہ آپکا اختیار ہے۔"

(رادِ ما نصیحت بود کردیم" (نور جلد ۲ نمبر ۸ صفحہ ۸)

کیا اب بھی ہمارے سکھ بھائیوں کا دل صاف نہیں ہوگا

KHILAFAT LIBRARY

آہ ؎

تو انم کہ ایں عہد و پیماں کنم ۔ کہ جاں در رہِ خلق قرباں کنم
تو انم کہ سر ہم دریں رہ دہم ۔ ولے بدگماں راچہ درماں کنم

سکھ ہندو نہیں ایک آریہ اخبار کی زبانی

اسوقت مذہبی دنیا میں یہ امر نہایت سختی سے محسوس کیا جارہا ہے کہ آیا سکھ ہندو ہیں یا نہیں ہندو کہتے ہیں سکھ ہندو ہیں مگر سکھ صاحبان بڑی شد و مد سے اس کے انکار کر رہے ہیں کہ ہم ہرگز ہرگز ہندو نہیں۔ ہندو صاحبان کی طرف سے سکھ صاحبان پر یہ باتیں لگائی جارہی ہیں کہ سکھ گورو شراوھ۔ اوتار۔ تیرتھ وغیرہ ہندو رسومات کے قائل تھے۔ اگرچہ سکھوں نے اس کا ترکی بترکی جواب دیکر مخالف فریق کا گھر پورا کر دیا۔ مگر پھر بھی ہندو صاحبان کی تسلی نہ ہوئی۔ اب بھارت کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ "فریق ثانی نے (ہندوؤں سے مراد ہے "نور") جو یہ کہا ہے کہ سکھ گورو صاحبان شراوھ اوتار تیرتھ وغیرہ کے قائل تھے ہم اس کے متعلق اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ شراوھ۔ اوتار تیرتھ وغیرہ مذموم اور قابل ترک رسومات کو سکھ دھرم کا انگ ظاہر کرنیکی کوشش کسیطرح بھی مستحسن نہیں ہو سکتی"

دیکھیں اب آریہ ہندو بھائیوں کی تسلی ہوتی ہے یا نہیں

ہمعصر خالصہ سیوک سے ایکہزار روپیہ کی ضمانت

ہم نے اس خبر کو نہایت درد سے سنا کہ ہمعصر خالصہ سیوک (گورمکھی) امرتسر سے ایک مضمون "آریہ سماجی اشتدیں" کے لئے ایک ہزار روپیہ ضمانت داخل کرنیکا حکم ہوا ہے۔ ہم نے اس مضمون کو غور کے ساتھ پڑھا ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگرچہ واقعات کے لحاظ سے وہ مضمون ایسا سخت نہ تھا مگر جس ٹون اور طرز میں ادا کیا گیا تھا وہ عاقبت اندیشی سے بہت کچھ دور تھی جس کا خمیازہ اُسے ایکہزار روپیہ کی ضمانت سے بھگتنا پڑا۔ مضمون ایڈیٹر کا اپنا نہ تھا بلکہ کسی نامہ نگار کی جوش طبع کا دھواں یا بھبوکا تھا۔ اب نامہ نگار کا کیا گیا "بھس نوں آگ لگا جمالو دور کھڑی" ہم خالصہ سیوک کا خصوصیت سے مطالعہ کرتے رہتے تھے جس کی یا تو یہ وجہ تھی کہ "نور" کے ساتھ خالصہ سیوک کو خاص محبت تھی۔ اور وہ کسی نہ کسی صورت میں ایڈیٹر "نور" کو شیریں دہن سے **اشیر بادیں** دیتے رہتے تھے یا ایڈیٹر صاحب کا وہ اتھک جوش تھا جس سے محرک ہو کر وہ خلوص قلب سے اپنے دھرم کی سیوا میں لین تھے بہر حال ہمیں خالصہ سیوک سے ایڈیٹر سے محبت تھی اور ہمارا دل اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ ہمیں ایک شیریں دہن سے اشیر بادیں دینے والا ہم سے جدا ہو جائے ہم نے اسیوقت اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا جو کچھ حاضر تھا ایڈیٹر صاحب خالصہ سیوک کیخدمت میں ارسال کر دیا۔ اگر ایڈیٹر صاحب خالصہ سیوک اُس مضمون کا ترجمہ انگریزی میں کروا کر حضور نواب لفٹنٹ گورنر بالقابہ کے پاس بھیجدیں ؎

اور ساتھ ہی حضور نواب لفٹنٹ گورنر بالقابہ کی توجہ اپنے اُن مضامین کیطرف جو گاہے گاہے سیوک میں شائع ہوتے رہے ہیں جن میں برکات حکومت برطانیہ کو آشکارہ کر کے اپنی خالصہ قوم کو برطانوی حکومت کے لیے مخلوص قلب اور صدق نیت سے فرمانبرداری اور عقیدت شعاری کی تعلیم دیتے ہوئے ایسی بابرکت حکومت کی جڑیں مائل تک پہنچنے کی دعائیں مانگتے رہے ہیں منعطف کرائیں تو

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

مکتی فوج اور اس کے کارنامے

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی ایک مکتی فوج بھی اندر اندر ہی اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے کام میں ایسی سادگی مگر نتیجہ ایسا زبردست ہے، کہ جس کے لئے ہم یورپین دماغوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مثلاً مکتی فوج کا لفظ جس رماغ سے نکلا ہے اس نے بھی کمال ہی کر دکھایا ہے۔ "مکتی" کا لفظ جو اپنے آپ میں کشش اور مقناطیسی اثر رکھتا ہے اس کی قدر کسی ہندی داں سے پوچھنا چاہیئے۔ مکتی فوج نے زمانہ بالتوں زمانہ تو بازمانہ بسازکے مشہور مقولہ پر عمل پیرا ہو کر کس سادگی سے اپنا کام اندر ہی اندر کر رہی ہے اس کا اثر دو چار سال کے بعد عوام پر ظاہر ہوگا۔ کیونکہ پہلی اور دوسری رات کا چاند ہر کس و ناکس کو نظر نہیں آیا کرتا اسلئے میں مکتی فوج کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کا بانی مبانی جنرل بوتھ ٹکر (فقیر اسنگھ) بھی ایام گرما یہیں رہائش رکھتا ہے۔ ہمیں بھی اس کے ایک دو جلسے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ عورتوں نے بھگوے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور مرد بھی اگر جٹا دھاری فقیر نہیں تو فیشنیبل سادھو تو ضرور ہی بنے ہوئے تھے۔ عورتیں۔ گٹنگ اور سارنگی کے ساتھ

میٹھی سُر کے ذریعہ ہندی میں

اپنے پیارے یسوع مسیح کی حمد گاتیں تھیں۔ مرد بھی ہندی میں بولنے کی کوشش کرتے تھے مکتی فوج کے جلسوں میں یہ ایک قابل توجہ بات تھی کہ ان کے لیکچرار نا ہی کسی بانی مذہب کی توہین کرتے تھے۔ اور نہ ہی کسی بحث مباحثہ میں پڑتے تھے۔ اس کے علاوہ عام طور پر مشنری کے بازاروں میں پادری لوگ ہاتھ میں انجیل لئے وعظ کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔

ہندوستان کو آہستہ آہستہ عیسائی بنانا

گو ہم نہ دیکھیں یا نہ دیکھ سکیں لیکن ہندوستان کو آہستہ آہستہ عیسائی بنایا جارہا ہے۔ ہم اپنے دل کو خوش کرتے ہیں کہ مشنریوں کو ہندوستان میں کامیابی نہیں ہوئی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں روز بروز عیسائیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور کامیابی کی رفتار گو بہت خفیف ہے مگر مستقل ہے۔ اب یہ امر قرار پایا ہے کہ ہندوستان میں مکتی فوج کی ایک عظیم الشان آبادی قائم

کی جائے ایک دولتمند شخص نے جسکو عیسائی مذہب سے ہے اس مطلب کے لئے جنرل بوتھ بانی مکتی کو بیس ہزار ایکڑ اراضی پیش کی ہے حالات جدہ میں ہم اس نظارہ کی پرواہ نہیں کرتے کہ جائیاں آہستہ آہستہ عیسائی مت کی گود میں جا رہی ہیں۔ لیکن ایک وقت آنیوالا ہے جب اس سوال کی سختی ہمکو محسوس ہوگی اور بہت شدت سے محسوس ہوگی۔ ہندوستان کی زندگی میں وہ بھی ایک نہایت انقلاب خیز وقت ہوگا۔

عیسائیوں کے کام سے سبق سیکھو

عیسائیوں کے کئی فرقے اور سوسائٹیاں ہندوستان میں عیسائی دھرم کا پرچار کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک میتھاڈسٹ چرچ بھی ہے۔ میتھاڈسٹ چرچ کے کام کی جو چار سالہ رپورٹ یعنی سنہ ۱۹۰۷ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۱ء تک کی شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں اس چرچ کے ممبروں کی تعداد میں ۲۶۵۸۲ کی زیادتی ہوئی اور ۳۳۳ کام کرنے والے پادریوں میں زیادتی ہوئی مشن کی امداد کے لئے اس عرصہ میں جو روپیہ جمع ہوا ہے اس کی تعداد ۱۵۲۰۵۰۳ روپیہ ہے۔ پچھلے سال کی نسبت ۶۰۷۸۳ روپیہ کی زیادتی ہوئی ہے یہ تو صرف ایک معمولی فرقے کا کام ہے اُن کے علاوہ رومن کیتھلک۔ پروٹسٹنٹ۔ امریکن مشن سکاچ مشن اور نہ معلوم اور کتنے ہی فرقے اور سوسائٹیاں عیسائی دھرم کے پرچار کے لئے نہایت تندی سے کام کر رہی ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ ایسی گہری نیند میں سو رہے ہیں جو باوجود اوروں کی ٹھوکروں اور چابوں کے بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اللہ ہمارے حال پر رحم کرے۔

جاپان میں اسلام

تمام ایشیا میں جاپان ایک ایسا ملک ہے کہ جو باعتبار مادی اور دنیوی ترقی کے رتبہ اور پایہ میں یورپ کے متمدن ممالک سے کم نہیں۔ لیکن روحانی اور دینی حالت جیسی یورپ کی ابتر ہے ویسی ہی جاپان کی بھی ہے حال میں جو واقع وقوع میں آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو یہ منظور ہے کہ جاپان کو روحانیت سے بھی مستفیض کرے۔ چنانچہ قدرت نے اس کے سامان پیدا کر دئے ہیں۔ مولوی محمد برکت اللہ صاحب بھوپالی چند عرصہ سے جاپان میں مقیم ہیں جہاں وہ اسلام کی تبلیغ کے فرائض سرگرمی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب ایک انگریزی اخبار متضمن براشاعت اسلام نکالتے ہیں جسکو جاپانی دلچسپی کے ساتھ پڑھتے ہیں خداوند تعالیٰ نے مولوی صاحب کی مساعی جمیلہ مشکور فرمائیں اور جاپان کے ایک بڑے مقتدر اور عالی مرتبہ خاندان کے دل دین فطرت کیطرف راغب کر دیئے۔

قرآن مجید فرماتا ہے

فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۵)

جس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ اسے راہ راست دکھائے اس کے سینہ کو قبول اسلام کے لئے کھولدیتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہیرن علی۔ انکی بیٹی فاطمہ اور داماد مسٹر حسن۔ مولوی برکت اللہ صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ اصل میں اس خاندان کے اسلام لانے کا باعث مسٹر حسن ہوئے ہیں جو بڑے ذکی فہم ذہین روشن خیال عالی دماغ اور راست کردار گریجوایٹ ہیں۔ مسٹر حسن کو اسلام سے اُنس و محبت اُسوقت پیدا ہوئی جب انکو اُن کو یہ معلوم ہوا کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروؤں کو خودکشی سے نہایت سختی کے ساتھ ممانعت فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہل جاپان مثل دیگر مشرک قوموں کے مختلف توہمات میں مبتلا ہیں۔ جن سے مسٹر حسن کو بالطبع نفرت تھی۔ جاپان میں دستور ہے کہ اس کی قربانگاہ پر ہر سال ہزاروں بچے بھینٹ چڑھتے ہیں۔ مسٹر حسن کے دل میں خیال آیا کہ کسی طرح اس بدرسم کا استیصال کر کے اپنے ہموطنوں کو خودکشی کی لعنت سے بچائیں۔ جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر صداقتوں کے اسلام کی ایک یہ صداقت بھی ہے کہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ رکوع ۲۴) اور تم اپنے تئیں اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو اور دوسرا لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم و ایاکم ان قتلھم کان خطأً کبیراً (پارہ ۱۵- سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳) اور افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ اولاد کا جان سے مار ڈالنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ تو ان صداقتوں سے آگاہ ہونے پر مسٹر حسن نے کہا کہ مجھے اسی مذہب کی ضرورت ہے۔ میں مدت سے اس کی تلاش میں تھا۔ اب مجھ پر اصل حقیقت کھل گئی ہے۔ کہ دین فطرت اور سچا مذہب اسلام ہی ہے۔ میں پوری سرگرمی کے ساتھ اپنے ملک میں اشاعت اسلام کی کوشش کرونگا۔

حدیث شریف میں ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود

ایڈیٹر نور کا دورہ

آخر اکثر دوستوں کے پے در پے خطوط نے اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ ایڈیٹر نور ہندوستان کے مختلف شہروں میں دورہ کر کے اُس آبجیات یا امرت رس کی دوسروں کو بھی دعوت دے جس سے وہ خود شیریں کام ہوا۔ ایک لایق اور قابل آدمی کے ساتھ خط کتابت ہو رہی ہے جو عاجز ایڈیٹر نور کی غیر حاضری میں ایڈیٹری کا کام کریگے۔ اگر میری غیر حاضری میں وہ اس کام کو اپنے ذمہ لینے کے لئے طیار ہو گئے تو انشاء اللہ تعالیٰ اپریل اور مئی ان دو ماہ میں عاجز ایڈیٹر نور ہندوستان کے مختلف شہروں میں دورہ کر کے پیاری اسلام کی دعوت لوگوں کو دیگا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں میرا حامی و ناصر ہو آمین! (ایڈیٹر نور)

KHILAFAT LIBRARY

الی یولد علی الفطرۃ قالوا یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم۔ متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی پیدا کیا گیا۔ مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرۃ کے پس ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں اسکو یا نصرانی کر دیتے ہیں اسکو یا مجوسی کر دیتے ہیں اسکو۔ جیسا کہ بچہ دیتا ہے چارپایہ پورا کیا معلوم کرتے ہو تم اس میں کچھ نقصان۔ پھر پڑھی یہ آیت۔ لازم پکڑو پیدائش خدا کی جو پیدا کیا ہے لوگوں کو اسپر نہیں بدلنا واسطے پیدائش خدا کے یہ ہے دین درست۔ روایت کی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے۔

KHILAFAT LIBRARY

غور کرو ایک وہ لوگ ہیں جو ایسے ملک میں پیدا ہوتے ہیں جہاں کوئی اسلام کے نام و نشان سے بھی واقف نہیں ہوتا۔ چونکہ خالق فطرت نے دین فطرت ہر ایک شخص کی جبلت میں داخل کر دیا ہے وہی نور فطرت ان کے دلوں کو ملکی اور قومی رسم و رواج سے جو مبنی بر کفر و شرک ہوتے ہیں متنفر کر دیتا ہے۔ اسوقت ان کو اسلام پر انشراح صدر ہو جاتا ہے۔ خدا ان کا ولی بن جاتا ہے۔ ان کو شرک اور کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و اسلام کی روشنی کیطرف رہنمائی کرتا ہے لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسلامی اصول و ارکان پر انکی تعلیم و تربیت ہوتی ہے مگر مشرک اقوام کے میل جول سے متاثر ہو کر شعائر اسلام سے دور جا پڑتے ہیں اور شرک و کفر کی رسوم اختیار کر لیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو گویا روشنی چھوڑ کر تاریکی میں جا پھنستے ہیں۔ قرآن مجید دونوں گروہوں کا حال اس طرح بیان فرماتا ہے

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاؤھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون پارہ ۳- سورۃ البقر رکوع ۳۲

اللہ ایمان والوں کا حامی و مددگار ہے کہ انکو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے اور جو لوگ دین حق سے منکر ہیں ان کے حامی شیطان ہیں۔ کہ ان کو ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہینگے۔ یاد رہے کہ اس آیت شریف میں مومنوں کی پہچان یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کیطرف آتے جاتے ہیں۔ ظلمت کیا ہے جس میں تمیز نہ رہے۔ نور کیا ہے جس میں تمیز ہو سکے۔ پس مومن ہونیکا نشان یہ ہے کہ اس انسان کی قوت متمیزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ تاریکیوں سے نکل کر انوار میں آتا جاتا ہے۔ اور اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے

استری رکھشک گنگا

جب آپ اپنے گھر کی یا ہمسایہ مستورات میں کوئی بیماری دیکھیں یا سنیں۔ تو فوراً استری رکھشک گنگا جوان کی اندرونی اور بیرونی امراض کا ماں قطرہ ہے۔ طلب کریں۔ اس سے بیقاعدگی حیض۔ نلوں کا درد۔ باؤ گولہ۔ رحم سے لیس دار یا بدبودار سفید پانی کا جاری ہونا۔ درد مفاصل۔ بخار۔ کمزوری۔ کمر درد۔ سر درد وغیرہ وغیرہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں۔ اس کے فوائد کو پبلک پر ظاہر کرنا ہمارا فرض تھا۔ توجہ کرنا آپ کا ذمہ ہے

قیمت فیشیشی ۱؎ علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال

کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر سے طلب کریں

اگر کوئی شخص برقی علاج یا میجک بکس کو بعد استعمال غیر مفید ثابت کر دے تو اس کی قیمت مع محصول ڈاک واپس کیجائیگی

سستی — نامردی — احتلام — جریان — سرعت — رقت — کمی باہ — کجی — کمی

نزلہ — کمزوری — کمی خون — کمی چربی — ضعف جگر — ضعف معدہ — ضعف شبانہ

بجلی کی طاقت سے کمزوری اور سستی کا بیخطر علاج

جو نوجوان اپنی قوت اپنے ہاتھوں ضایع کر کے کمزور ہو گئے ہیں۔ اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہے ان کے واسطے ہمارا بجلی کا علاج بہت مفید ہے۔ اگر وہ امرتسر کے نزدیک رہتے ہیں۔ تو خود آکر علاج کرائیں اور اگر امرتسر سے دور ہیں۔ تو بجلی کی طاقت کا میجک بکس منگوا کر استعمال کریں۔ اس میں ایک خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے۔ اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی آبلہ یا چھالہ پڑتا ہے ایک بکس سے چار مریض اپنا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ میجک بکس کا ٹریڈ مارک یہ ہے۔ ٹریڈ مارک میجک اس کے سوا سب جعلی سمجھیں۔ اس علاج سے دائمی کی تمام امراض رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت میجک بکس چار روپیہ۔ امرتسر میں علاج کرانے کی فیس چار روپیہ

نوٹ:- ہمارا دعوے ہے۔ کہ اس سے بڑھکر فائدہ مند دنیا بھر میں کوئی علاج نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس علاج کو ہندوستان بھر میں کوئی جانتا ہے۔

منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

زکام — دل دھڑکنا — پرقان — مالیخولیا — بدہضمی — وغیرہ

گردہ — دل — اعصاب — دماغ — زبان — دردسر — فتور بصر — قبض

KHILAFAT LIBRARY

قابل قدر مضمون

۱۷ جنوری کے اخبار وکیل میں ایک سالم صفحہ کا مضمون بہ عنوان :-

"طرابلس کے متعلق ایک نئی خبر"

شائع ہوا تھا۔ وہ مضمون فی الحقیقت اول سے آخر تک پڑھنے کے قابل تھا۔ جن احباب کو اس مضمون کے پڑھنے کا موقعہ نہ ملا ہو وہ فی الفور ایک پوسٹ کارڈ بنام شیخ غلام رسول صاحب ڈائمنڈ ہال گجرات (پنجاب) لکھ کر مضمون متذکرہ بالا کی جسقدر کاپیاں اپنے اور اپنے احباب کے لئے مناسب سمجھیں بلا قیمت منگوالیں۔

۱۳۱ جنوری ۱۹۱۲ء تک شیخ صاحب موصوف کی طرف سے اس مضمون کی بیشمار کاپیاں براہ راست پندرہ سو اصحاب کے نام بذریعہ ڈاک روانہ ہو چکی ہیں۔

سوتوں کو جگانیوالا الارم واچ ٹائم پیس اصلی بی مارکہ

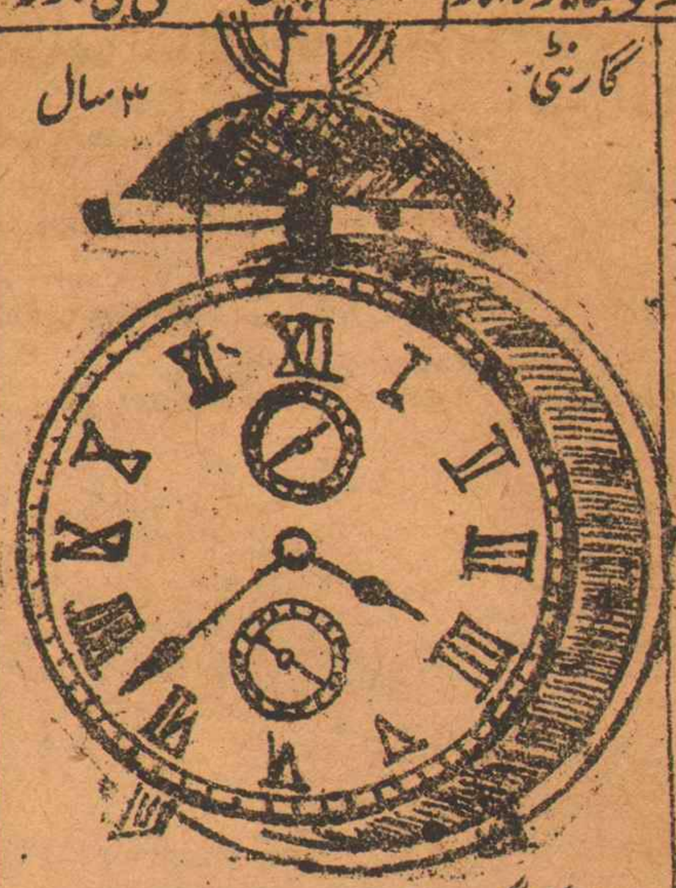

گارنٹی ۳ سال

یہ سوتوں کو جگانیوالا اصلی الارم واچ ٹائم پیس چال کالیور ہے۔ اور اسکا الارم کیسوقت بھی آواز پر نہایت زور سے بجتا ہے اور ٹائم بالکل درست بتاتا ہے اور گھنڈ والی سوئی بھی ہمراہ شامل ہے قیمت صرف ۴ گارنٹی ۳ سال بغیر الارم قیمت ۳ نوٹ آرڈر کے وقت حوالہ اخبار ضرور دیں اور اپنا پتہ خوشخط لکھیں فہرست کارخانہ مفت ملے گا۔ منیجر ایگرو ال انڈسٹریل کمپنی بہلوال جی۔ دی ریلوے

پرام و تامل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

دس جنتی جس میں عشرہ مبشرہ یعنی حضرت ابوبکرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و علیؓ و سعدؓ بن وقاص و سعیدؓ بن زید اور ابو عبیدہؓ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین کے حالات زندگی صحت کے ساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں قیمت ۰۲ر

پنجتن پاک اس کتاب میں حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور انکے صاحبزادوں جناب حسن حسین رضی اللہ عنہما کے حالات زندگی بڑی خوبی کے ساتھ سلیس اردو میں لکھے ہیں قیمت ۵ر

بارہ امام اس میں ائمہ عشر یعنی حضرت علی امام حسن و حسین امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق۔ امام موسیٰ کاظم امام علی رضا امام محمد تقی امام علی نقی امام حسن عسکری امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے صحیح صحیح حالات زندگی سلیس اردو میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

محبت رسول صلعم اس میں حضور نبوی کی محبت و چارہ خواہی محبت کے معنی حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور اخلاق کریمہ۔ علامات محبت نبوی۔ تعظیم و توقیر نبوی اہل بیت کرام اور صحابہ عظام اور حضور علیہ السلام کی کل اشیاء کی تعظیم و تکریم درود کی کثرت و صلوٰۃ و تسلیم کے معنی درود و سلام کے الفاظ اُن کی فضیلت اور ثواب اور بزرگان سلف کی محبت نبوی کے شائقین صحیح روایات اور قابل اعتماد اسناد سے سلیس اردو میں درج ہیں۔ قیمت ۴ر

مرغوب القلوب مولانا شیخ شمس الدین تبریزی قدس سرہٗ کے کلمات طیبات جو علم تصوف کی جان ہیں جنکو مولانا مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سلیس فارسی نظم کا لباس پہنایا ہے اور ادق مسائل کو نہایت ہی آسان طریق پر بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی دونوں بزرگوں کی سوانحعمریاں بھی ہیں قیمت

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
سوانحعمری حضرت ابوبکرؓ	۱ر	۱ر
" " عمرؓ	۶ر	۱ر
" " امام رحمۃ اللہ علیہ	۵ر	۱ر
حیات ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ر	۱ر
" ابن سیرینؒ	۱۰ر	۱ر
" ابو اسحٰق شیرازی	۱۰ر	۱ر
" ابو حیان غرناطی	۱۰ر	۱ر
" ابن سمعون بغدادی	۱۰ر	۱ر
" سکینہ رضی اللہ عنہا	۱۰ر	۱ر
سوانحعمری ملا دوپیازہ	۴ر	۱ر
" حاتم طائی	۳ر	۱ر
خلاصہ نظام شمسی جس میں تاروں کے دلچسپ حالات درج ہیں	۳ر	۱ر
پھول اردو علم ادب کا نہایت ہی دلچسپ رسالہ	۲ر	۱ر
دلربا نظمیں۔ حب وطن صداقت درد جوگی وغیرہ کی پرسوز مسنی خیز نظموں کا مجموعہ	۲ر	۰ر

پرام و تامل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

قبر میں سے مردہ زندہ ہوگیا

جناب حکیم ڈاکٹر صاحب سلیم زراعہ شریف میں عرصہ سال سے شبانہ حرکات کے سبب اپنی قوت مردانگی کو ضائع کرکے نامرد ہوگیا اور زردی سستی جلق وغیرہ کے باعث خودکشی کرنیکو اچھا اور زندہ درگور ہونیکو غنیمت سمجھتا تھا۔ حکیموں اور ڈاکٹروں کی ادویات منگوا کر استعمال کیں مگر سوائے روپیہ برباد کرنیکے اور کچھ فائدہ نہوتا تھا آخر ایکدن اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپکا اشتہار پڑھ کر آپکی اکسیر باہ "مردہ کو زندہ کرنیوالی شین" منگوا کر استعمال کی میں ایمانًا تحریر کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے میرے تمام امراض۔ نامردی سستی جہان احتلام رقت منی۔ کمی ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف مثانہ ضعف اعصاب وغیرہ بالکل دور ہوگئیں۔ جو لوگ میری طرح مندرجہ امراض میں مبتلا ہوں اور کسی دوا لی انکو فائدہ نہوتا ہو تو پھر بھی وہ حکیم صاحب سے اکسیر باہ طلب کرکے استعمال کریں اگر کسی صاحب کو پرہیز و استعمال سے فائدہ نہو تو حکیم صاحب مبلغ ایکروپیہ پہر جانہ دیتے ہیں "اکسیر باہ ایک بکس میں ہے جسمیں ۴۰ گولیاں اور شیشی طلا کی ہے اکسیر باہ مندرجہ امراض کی شرطیہ دوائی ہے آپکا نیاز مند بانکا سنگھ ضلع امرتسر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں قیمت اکسیر باہ مبلغ ۵ر لیکن ۲۸ فروری ۱۹۱۲ء تک بجائے ۵ر کے ۴ر رعائتی بھولنہ صاحب کا حضاب قیمت فی بکس معہ محصول ڈاک ۳ر کے ٹکٹ آنے پر نمونہ حضاب مفت ارسال کیا جاتا ہے

حکیم ڈاکٹر جے۔ ایس۔ آئی۔ بھولنہ مقام ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ چنبیلی۔ موتیا۔ حنا ہر باندی وغیرہ فیتولہ ۸ر سے لیکر ۵ر تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۱۵ر تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تمام کو خورونی حنیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرمائیں اجازت دیں یا پیشگی قیمت خصوصًا ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے ۔

المشتہـــ_____ تاھر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعداللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا پچیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرکے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۶ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے یکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی ہی کھانسی ہو اس کو آرام کرتی اس میں یہ فوائد ہیں (۱) سردی کو بچانا (۲) کھانسی کو دبانا (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک قیمت ایک روپیہ (۱ر) پیکنگ و محصول ڈاک ۲ر چھوٹی شیشی ۱۶ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ و محصول ڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل گنجن سنگھ ویو بہادر فیوڈ بڑ چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں۔ جناب من آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہوگئی مجھے صرف ۷ خوراک سے زیادہ پینے کی درکار نہوئی۔ کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

کلکتہ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ

اصلی میرا در میرے کا سرمہ

KHILAFAT LIBRARY

اصلی میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "بڑا ہے ارض چشم لبیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۸ر قسم دوم ۴ر

اصلی میرا جس کی اصلی قیمت ۵ر ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت صرف تین روپیہ تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے) مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ بخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ۴ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ لٹری صافے سفید اور بادامی۔ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

امرت دھارا
ان تمام امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں جوانوں مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے بلکہ امراض
مال مویشی چرند پرند پر بھی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ حاشیہ پر چند امراض کا نام دیا ہے۔ مفصل حالات کیلئے رسالہ امرت مفت طلب کریں
ہیضہ
پیچش
درد پہلو
درد جگر
درد گردہ
درد مثانہ
درد رحم
درد دانت
دمہ
ذات الجنب
ہر قسم کی درد
کھانسی
متلی
پیٹ درد
اسہال
اقرا قرحہ وغیرہ
کل امراض معدہ
عرق مرگی
دانتوں کی بلا
نزلہ و زکام
ہسٹیریا
ضعف
کل امراض دماغی
اپھارا
خون یا سوزاک
کل امراض دست
درد کان
زخم کان
کل امراض کان
جہنم
نواسیر
بواسیر خونی
کل امراض ناک
دردسر شقیقہ
دھند
امراض آنکھ
جالا
کوتمیہ ہے
بیضہ و خصیہ
جنسی امراض
ران کا لاسنا
پنبل
بھڑ
کلمی
کیسل
بچھو
سانپ
ہوا لگنا
چوٹ وغیرہ
بجار ہر قسم
سوزاک
اتشک
گلٹیاں
بدھ
درد مفاصل
تمام درد اندرونی بیرونی
چوٹ
گزندی داغ
طاعون
سل
تپ دق
پرانا سوت
امراض دل
امراض جگر
بالی گولا
پرورش
احتیاط بلکیہ

جناب بابو انبالعل صاحب ایم اے سول جج جھالاواڑ انگریزی میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جناب پنڈت صاحب!

میں آپکی ادویات پچھلے دو تین سال سے استعمال کر رہا ہوں۔ اور مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے۔ کہ آپ کی ادویات اکثر کر کے مفید ہیں۔ آپ کی امرت دھارا کو ہمیشہ استعمال میں رکھتا ہوں۔ اور بہت سی امراض میں یہ واقعی ضرورت کا دوست ثابت ہوئی ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ ہر حالت میں مفید ثابت ہوتی ہے اور خوبی خاتمہ بخشتی ہے۔"

جناب میاں محمد یٰسین خان منصف بھوپال تحریر فرماتے ہیں:-

"عنایت و کرمفرمائے من!

تسلیم عرض ہے۔ چونکہ شیشیاں امرت دھارا مرسلہ آپکی میرے پاس آئی ہیں۔ بیشک میری رائے میں ایک قطرہ اس کا ایک شیشی کی قیمت یعنے ۸ آنہ پر افزونیت رکھتا ہے اسکی صفت میں کہاں تک بیان کروں۔ میں آپ کا نہایت ممنون احسان ہوں۔ امراض ذیل پر میں نے بدست خود استعمال کیا چنانچہ بیشک نیز بہدف کا کام کیا یعنے پہونچتے پہونچتے اللہ نے اس دوا سے صحت کلی بخشا۔ اور شہرہ عام ہو رہا ہے۔ وہ امراض یہ ہیں:-

ہیضہ۔ سانپ کاٹا۔ پیچش۔ درد جگر۔ درد پہلو۔ درد کان۔ درد آنکھ۔ زکام۔ درد سر۔ درد جگر۔ درد گردہ وغیرہ

اس امراض کے مریض دو دو تین تین اچھے ہوئے یعنے جسکو دیا آرام ہوا۔ یقین کہ بعد چند یوم کے کئی شیشیاں آپ کے بہانے منگانے کی ضرورت ہوگی۔"

KHILAFAT LIBRARY

اسکو صفت بامرصوف پاکر یہ سارٹیفکیٹ میں دیتا ہوں کہ بیشک امرت دھارا عمدہ دوا و صحت بخش عام ہے۔"

بابو انندی پرشاد صاحب جنرل منیجر امرت سر بینک لمیٹڈ لاہور تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ مہاشہ جی نمستے۔ آپکی امرت دھارا" میرے لئے واقعی میں امرت ثابت ہوئی ہے۔ آدھی رات کے وقت جبکہ بازار بالکل بند تھا۔ اور شدت بخار و زکام سے مجھے بہت تکلیف تھی۔ امرت دھارا کے چند قطروں نے ہی تریاق کا اثر دکھلایا۔ اس تکلیف کو جو کہ آدھی رات کے وقت دوا بھیجنے میں آپنے گوارا فرمائی۔ میں تہ دل سے مشکور ہوں۔"

احتیاط

امرت دھارا کا اصلی نام دیکھکر جھوٹے اشتہار باز انہی اوصاف کی ادویات مشتہر کر رہے ہیں اور لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ امرت دھارا جیسی ہیں کئی تو بھیس بدلکر امرت دھارا ہی نام رکھکر بیچ رہے ہیں کئی اپنی کتب کی بکری کے واسطے ظاہر کرتے ہیں کہ امرت دھارا کا نسخہ ہمیں ہے کئی لوگوں سے کانوا جوائن وغیرہ کا نسخہ امرت دھارا کا بتلا کر روپیہ بٹور رہے ہیں یہ سب باتیں امرت دھارا کی خوبی ظاہر کرتی ہیں اور آپ کو ان سب سے بچنا چاہئے۔ کوئی شخص سوائے میرے امرت دھارا کا سچا نسخہ نہیں جانتا ہے۔ جو دعوے کرے جھوٹا ہے۔ مثال ہے۔

ورق دکھلانے کے واسطے نقل بھی بنا کر رکھتے ہیں جس کی قیمت ۱۲ ارڈی شیشی ہے۔ اور امرت دھارا اتنی شیشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے

ٹھاکر دت شوید یا لک واٹر پردیش آیورویدک طبی اخبار (ہندی و اردو)

خط و کتابت و تار کا پتہ صرف اتنا ہی کافی ہے

"امرت دھارا" ۵۲۱ برانچ لاہور